44600-عیسائی شخص کے ساتھ زنا کے بعد مسلمان سے شادی کرلی تو اس کی اولاد کا حکم کیا ہوگا

سوال

ایک مسلمان لڑکی نے عیسائی شخص کے ساتھ بغیر عقد شرعی کے کچھ وقت بسر کیا اور پھر ایک مسلمان شخص سے شادی کرلی، اس کے اس عمل کا حکم کیا ہے، اور کیا وہ اپنے مسلمان خاوند کے لیے حلال ہے یا نہیں، اور مسلمان سے پیدا شدہ اولاد کا حکم کیا ہوگا ؟

سلامتی اس پر ہے جو ہدایت کی پیروی کرے

پسندیدہ جواب

اس عورت کو اپنے کیے پر شدید نادم ہوتے ہوئے اس گناہ کبیرہ سے توبہ کرنی چاہیے، اور پختہ عزم اور ارادہ کرے کہ آئندہ ایسا نہیں کریگی، اور اس کے ساتھ ساتھ بقدر استطاعت کثرت سے اعمال صالحہ کرے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{یقیناً میں بہت ہی زیادہ بخش دینے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرتا اور ایمان لاتا اور نیک وصالح اعمال کرتا اور پھر ہدایت پر چل نکلتا ہے}.طہ (82).

اس سلسلہ میں دین کا حکم واضح ہے، زنا فاشی اور کبیرہ گناہ اور بہت ہی شنیع و قبیح جرم ہے، اس گناہ کا مرتکب شخص اس عظیم حرمت کو پامال کرنے کی بنا پر اللہ کی لعنت و غضب اور اللہ کی ناراضگی کا مستحق ٹھرتا ہے.

ایسے شخص کی دنیا میں سزا یہ ہے کہ اگر شادی شدہ نہیں تو سو کوڑے مارے جائيں، اور اگر شادی شدہ ہے تو موت تک پتھر مار مار کر رجم کیا جائے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

لیکن جو شخص اس کا ارتکاب کرنے کے بعد توبہ و استغفار کرلیتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی اس کی توبہ قبول کرکے اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں بناتے، اور نہ ہی وہ اللہ کی جانب سے حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، جو کوئی بھی ایسا کرے اسے گناہ ہوگا، اور روز قیامت اسے ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ہمیشہ اسی میں رہے گا، لیکن جو شخص توبہ کرلے اور ایمان لے آئے، اور اس نے نیک وصالح اعمال کیے تو یہی ہیں وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں تبدیل کردیگا اور اللہ سبحانہ وتعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے}.الفرقان (68-70).

رہا مسئلہ اس کی مسلمان شخص سے شادی کا اگر تو یہ شادی توبہ کرنے اور استبراء رحم کرنے کے بعد ہوئی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر اس سے قبل ہوئی تو یہ حرام ہے، کیونکہ جس کے بارہ میں زنا کرنے کا علم ہوجائے تو اس کا توبہ کیے بغیر نکاح جائز نہیں، اور استبراء رحم میں راجح قول یہی ہے کہ ایک حیض آنے سے استبراء رحم ہوجائيگا.

لیکن حنابلہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ مطلقہ عورت کی طرح زانیہ کا بھی تین حیض سے استبراء رحم ہوگا، لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے، امام احمد سے ایک روایت یہی ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے، اس کی دلیل کفار کے ساتھ مسلمانوں کی لڑائی میں کافر عورت قیدی بن جاتی تو ایک حیض سے استبراء رحم کیا جاتا.

امام احمد نے مسند احمد حدیث نمبر (11614) اور سنن ابوداود حدیث نمبر (2157) اور سنن ترمذی حدیث نمبر (1564) میں ابوسعد خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی قیدی عورتوں کے بارہ فرمایا تھا :

" کسی بھی حاملہ عورت سے وضع حمل سے قبل مباشرت نہ کی جائے، اور غیر حاملہ سے ایک حیض آنے تک جماع نہ کیا جائے "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

استبراء رحم کا فائدہ یہ ہے کہ پتہ چل جائے کہ کہیں زنا کی بنا پر حمل تو نہیں ٹھر گیا، تا کہ نکاح کا پانی زنا کے پانی سے مختلط نہ ہو جائے.

اور اگر استبراء رحم کی مدت میں نکاح کر دیا جائے تو یہ استبراء رحم ہونے تک نکاح فسخ ہو جائیگا، پھر استبراء رحم کے بعد اگر چاہے تو اس سے شادی کر سکتا ہے.

رہا اس کی اولاد کا حکم تو شادی کے بعد پہلے حمل میں شبہ ہوتا ہے، اگر تو بچہ حمل کی کم از کم مدت یعنی شادی کے چھ ماہ سے بھی کم عرصہ میں پیدا ہوا تو یہ بچہ خاوند کی طرف منسوب نہیں ہوگا، کیونکہ یہ حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ سے بھی کم میں پیدا ہوا ہے.

اور اگر شادی کی تاریخ سے چھ ماہ یا اس سے بعد میں پیدا ہوا تو یہ خاوند کی طرف منسوب کیا جائیگا، اور اس کا بیٹا شمار ہوگا، چاہے توبہ کے بغیر بھی شادی ہوئی ہو، یا استبراء رحم کیے بغیر شادی ہوئی تو اس شرط کے ساتھ بچہ خاوند کی طرف منسوب ہوگا یعنی چھ ماہ یا اس سے بعد پیدا ہوا ہو.

مزید تفصیل کے لیے آپ المغنی (108/7) اور الفتاوی الکبری ابن تیمیہ (176/3) اور مواھب الجلیل (413/3) کا مطالعہ کریں.

یہاں ہم یہ متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ " السلام علی من الھدی " کے الفاظ تو کافر شخص کو کہے جاتے ہیں، کہ جب کافر شخص کو لیٹر لکھا جائے تو یہ الفاظ لکھے جائیں گے کسی مسلمان شخص کو لیٹر لکھتے وقت نہیں.

کشاف القناع میں درج ہے :

" اگر کسی کافر کو خط لکھا اور اس میں سلام لکھنا چاہے تو وہ اس طرح لکھے : سلام علی من اتبع الھدی " کیونکہ یہ جامع معنی میں ہے " انتھی

دیکھیں : کشاف القناع (130/3).

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارد گرد کے کفار بادشاہوں مثلا قیصر و کسری اور مقوقس وغیرہ کو خط لکھے تو یہی الفاظ استعمال کیے تھے.

واللہ اعلم.